شبیہِ غم

رات تنہائی میں، خود سے گفتگو کے بیچ میں
سامنے دیکھا تو جیسے تھم گیا ہو دل مرا
اِک شبیہِ غم، مجسم سامنے بیٹھی ہوئی
مجھ سے سرگوشی میں گویا رازِ دل کہتی ہوئی
میں اُسے تکتا رہا، تکتا رہا، تکتا رہا
سادھ کر دم، بے خودی میں، سانس کو تھامے ہوئے
ایک جنبش تک نہیں کی چونک مت جائے کہیں
دیکھ ہی ڈالے کہیں میری طرف ۔۔۔ کہہ دے عماد!
سامنے بیٹھا ہے اور ہمت ہے تجھ میں اس قدر
جو شبیہِ غم کے آگے آنکھ اوپر ہے تری

https://remal-ahmad.com/

میں اُسے تکتا رہا
خود سے یہی کہتا رہا
یہ حقیقت ہے، مرے اندر کہیں موجود ہے
آج تو بس یہ گھڑی یا دو گھڑی کو سامنے
اس لیے آئی ہے سو مَیں اپنے اندر جھانک لوں
دیکھ لوں کیا حسن ہے جو دل میں رہتا ہے مرے
جان لوں یہ غم کی مورت کس قدر نایاب ہے
پا سکوں اِدراک یہ رِشتہ بہت کمیاب ہے!

رات بھر ایسے ہی میں بیٹھا رہا، بیٹھا رہا
رات بھر دل میں یہی کہتا رہا، کہتا رہا

غم کی مورت!
اے شبیہِ دردِ ماضی، دردِ دل!
آج بس ایسے ہی بیٹھی رہ تجھے تکتا رہوں!
آج بس سانسوں کو روکے تجھ پہ ہی مرتا رہوں!

https://emad-ahmed.com/